قدیم زمانے سے ہی سائنس کے ہر شعبے میں ہندوستان کا رہا ہے بڑا کردار

رانچی، ۱۷؍دسمبر (نمائندہ) پریس انفارمیشن بیورو اور ریجنل آؤٹ ریچ بیورو، رانچی اور فیلڈ آؤٹ ریچ بیورو، دمکا اور سی ایس آئی آر - سی ایم آر آئی درگاپور کی مشترکہ سرپرستی میں آج، 'انٹرنیشنل سائنس فیسٹیول انڈیا: سائنس برائے خود انحصار ہندوستان اور عالمی بہبود' کے موضوع پر دوسری ویبنار مباحثہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس بحث میں تعلیم، سائنس اور ریسرچ کے شعبے کے ممتاز ماہرین نے شرکت کی۔ ماہرین نے بتایا کہ ہندوستان نے قدیم اور ویدک عہد سے ہی سائنس کے ہر شعبے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی سے ہی انسانی معاشرے اور دنیا کو درپیش چیلنجوں کو حل کرنا ممکن ہے۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل پی آئی بی - آر او بی، رانچی شری اریندم سنگھ نے ویبنار بحث کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان ہمیشہ سے ہی وسودھیو کٹم بکم پر یقین رکھتا ہے اور ملک کا مقصد ہمیشہ یہی رہا ہے کہ کوئی ایجاد ہو، وہ ملک اور خود غرضی کے دائرے سے باہر ہو۔ مفاد کے لئے ہی نہیں، غیرات کے لئے بھی ہو۔ اس کے لئے پہلے ہمیں خود انحصار [illegible] ہے اور سائنس میں ایسی ٹکنالوجی لانے کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کی زندگیوں میں خوشی لانے کی ضرورت ہے۔ ہماری حکومت کا مقصد عام لوگوں کی بھلائی کرنا ہے۔ یہ سائنس فیسٹیول پہلی بار ورچوئل ہے۔ اس میں پینل ڈسکشن، ورکشاپ، لائیو ڈیمونسٹریشن، ایگزیبشن وغیرہ کے ذریعہ طلباء، محققین، عام عوام کے لئے سائنسی مزاج کو بلند کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ ہر ایک کی دلچسپی اور قابلیت بڑھے اور خاص طور پر بچوں میں 'لرننگ بائے ڈوئنگ' کی صلاحیت پیدا ہو۔ پروفیسر (ڈاکٹر) ہریش ہیرانی، ڈائریکٹر [illegible] آر-سی ایم آر آئی [illegible] سائنس اور ٹکنالوجی کے مناسب استعمال سے انسانی معاشرے اور پوری دنیا کو درپیش چیلنجوں کو حل کرسکتے ہیں۔ سائنسی ایجادات کے ذریعہ، ہم نہ صرف خود انحصار ہندوستان کے تصور کو مضبوط کرسکتے ہیں، بلکہ ہم عالمی فلاح و بہبود کے لئے موثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ موثر، سستی اور پائیدار اور مضبوط ٹیکنالوجیز تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ تکنیک کی بروقت اور مناسب دستیابی اور سائنس اور ٹکنالوجی کی مصنوعات کو عوام کے مفادات کے نقطہ نظر سے موثر طریقے سے تبدیل کرنے پر یقین [illegible] انسان کی تاریخ کا آغاز آگ اور پہیے کی ایجاد سے ہوتا ہے۔ پہلے کے انسان کھانے کے لئے دوسرے جانوروں پر انحصار کرتے تھے، اس کے لئے انہوں نے تیز پتھروں اور ہڈیوں سے اوزار بنائے تھے اور اپنے دماغ اور ہاتھوں کے مابین ہم آہنگی کی وجہ سے انہیں 'ہوموہابیلس' کہا جانے لگا۔ دریائے سندھ کی تہذیب میں پائی جانے والی اشیاء سے پتہ چلتا ہے کہ تہذیب کافی ترقی پذیر تھی۔ مکانات بنانے کا فن تھا اور یہاں اچھی منصوبہ بندی سے بنے شہر تھے۔ اس وقت جیومیٹری، میزرمنٹ، انجینئرنگ سب کا علم تھا۔ کھیتی کیلئے ہل کا استعمال ہوتا تھا، پانی سے تجارت ہوتی تھی تو جہاز بھی ہوگا۔ ہندوستان میں سائنس اور ٹکنالوجی نے ہمیشہ ترقی کی ہے۔ آیوروید، سرجری، ریاضی پر مسلسل تحقیق کی گئی ہے اور کتابیں لکھی گئی۔ ریاضی اور علم نجوم میں بہت کام ہوا ہے۔ دھاتو کے اوزار بنانے میں بھی ترقی نظر آتی ہے۔ فن تعمیر کی ترقی کے نتیجے میں ہندوستان میں عظیم الشان مندروں کی تعمیر ہوئے۔ برطانوی دور میں، حیوانیات، نباتیات، وغیرہ [illegible] کی گئی تھی۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ سائنس کے استعمال کے بغیر انسان کی ترقی ممکن نہیں ہے۔ ملک کی ترقی کے لئے، یہ ضروری ہے کہ ہر بچے کو سائنس سے آگاہی حاصل ہو۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف آپتھلمولوجی کی ڈاکٹر انیس عائشہ رضا نے کہا کہ سائنس اور ٹکنالوجی تب ہی اچھے معاشرے کی تشکیل میں موثر ہوگی جب ہم سائنسی مزاج کو عوام میں پھیلائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے ہمارے آئین کے آرٹیکل 51اے کے تحت کہا گیا ہے کہ ہر شہری سائنسی ذہنیت کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اس ویبنار کا کوآرڈینیشن اور اس کا انعقاد ریجنل پبلسٹی آفیسر مسٹر شاہد رحمان نے کیا۔ اسی کے ساتھ ساتھ تکنیکی مدد اور کوآرڈینیشن تعاون بالترتیب ریجنل پبلسٹی آفیسر شری اونکار ناتھ پانڈے اور مسز نعیمہ رحمان نے دیا۔ ویبنار میں سائنس اور ماس مواصلات انسٹی ٹیوٹ کے عہدیداروں، اہلکاروں، طلباء، پی آئی بی، آر او بی، ایف او بی، دوردرشن اور آل انڈیا ریڈیو کے افسران و ملازمین کے علاوہ دیگر ریاستوں کے افسران و ملازمین نے بھی ویبنار میں حصہ لیا۔ گیت اور ڈرامہ ڈپارٹمنٹ کے تحت فنکاروں اور ممبران، آل انڈیا ریڈیو کے پی ٹی سی، دوردرشن کے اسٹرنگر اور میڈیا کے ایڈیٹر اور صحافی بھی اس میں شامل تھے۔

Khabar Express, Ranchi